منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ۔ باخاتم دہر آمدہ منشور محمد ۔ تقدیت بلاغوتہ یہ انجیل تجمیل ۔ گویند صفت دیرت مبرور محمد

منشور محمدی کا فرمان | جاری رہے تا بختم دوران | شائع ہو ہر بار ترمین | آمین آمین الہی آمین

نمبر ۲۰ | مطبوعہ ۱۵ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۲ ہجری | جلد ۱۴

مثنوی

چکیدۂ قلم صداقت جناب منشی سید عبدالحی صاحب سبزواری دام مجدہم

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو — سبحانک لا شریک یا ہو
تجھ کو نہین زن ہے اور نہ فرزند — ما بنا پ نہین تجھے خداوند
عابد ہین تمام تو ہی معبود — ساجد ہین تمام تو ہی مسجود
تسبیح مین تیری ہی ہر اک شی — ہر دلمین تری جگہ نہان ہے
احسان ترا ہی کیا فراوان — منت کو سر نہین ہے پایان
اللہ رحمان رحیم ہے تو — حادث سب اور قدیم ہے تو
جب مہر کی تیری اک نظر ہو — نار نمرود سرد تر ہو
تمہاری یہ اپنے جب تو آوے — پانی سے آگ مین لیجاوے
تیری رحمت جو جوش پر آئے — ابر رحمت خروش پر آئے
جب فضل ہوا جہانپہ تیرا — محبوب کو اپنے تو نے بھیجا
وہ کون ہے باعث دو عالم — سردار جہان شفیع اکرم
سرچشمہ رحمت الٰہی — خورشید چرخ رہنمائی
محبوب خدا خدا کی رحمت — زینت دہ مسند نبوت
مقبول جناب بے ہمتا — بے سایہ تھا جسکا جسم اطہر

سرونت انبیا محمد — سردار اصفیا محمد
اللہ کا ہو سلام اوس پر — اس کے اصحاب پر معطر
بعد اس کے اے ناظرین منشور — اے پاک دلان بندل معمور
سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا — دین حق کا ہے اس سے چرچا
منشور محمدی یہی ہے — توقیع سرمدی یہی ہے
بیدینون کو اس سے ہے ہدایت — دیندار دنکو ہے فروغ ملت
اسپر گذرا ہے تیرہوان سال — ہوچکے ہوا رسال اسکو فی الحال
رکھتا ہے یہ رخ نگارین — شرمندہ ہے جس سے ماہ و پروین
صورت پر اس کے یہ جوانی — دیتی ہے لطف زندگانی
ہر ایک ورق ہے کاغذ زر — کیا کاغذ زر کہ ماہ انور
ہر سطر مین اس کے نور دین ہے — جو نقطہ ہے نکتہ یقین ہے
حرفونمین بھری ہے کب سیاہی — ہے چشم پری کی روشنائی
ایسا اخبار صدق آثار — ہے تمے شیوع کا طلبگار
چمکاتا ہے یہ جمال اپنا — ہر عشرے مین کمال اپنا
ہے پانچ روپیہ قیمت سال — کیا چیز ہے اسکے روبرو مال
امید ہے صاحبان ہمت — قیمت دیوینگے حسب طاقت

بی بی سے دعائے سبز واری
حق اسکو کہے ہمیشہ جاری

فہرست مسلمانان جدید

مخدومی مکرمی جناب مولانا محمد شریف صاحب دام مجدہ
تسلیم مرقومۃ الہ نقشہ دفتر مسجد جامع بمبئی سے نقل
کرکے خدمت فیضہ رجعت مین روانہ کیا ہون درج
اخبار فرماوین اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا کرے
آمین مورخہ دوم شہر رجب المرجب سنہ ۱۳۰۲ ہجری

بندہ محمد اسماعیل میمنوی

اسلامی نام	محمد حسین	جمیل	محمد قاسم
نمبر	۱۶	۲۰	۲۵
ذات	ماروادی	ساونت ہندو	ہندو راموسی
وطن	جیپور	کلمس ساونت باڑی	بمبئی
عزیت کے نام	رگھوناتھ	سکو	راما
روز	جمعہ	جمعہ	جمعہ
تاریخ	۲	۲	۲
ماہ	جمادی الثانی	جمادی الثانی	جمادی الثانی
سنہ	سنہ ۱۳۰۱	سنہ ۱۳۰۲	سنہ ۱۳۰۲

خدمت شریف جناب منشی محمد شریف صاحب ایڈیٹر اخبار
منشور محمدی دام کرمکم بعد سلام مسنون کے یہ ایک تقریر
جلسہ کفارہ مین آپ کے خدمت مین ارسال ہے
امید کہ آپ اپنے کسی پرچہ کے گوشہ مین چھاپ کر مشتہر
فرماوینگے فقط۔ محمد عبداللہ از کلکتہ

کفارہ مسیحی

مخدومی و محبی عنایت بندہ اللہ سلمہ السلام
مشتملہ معہ خط منجانب مشن کلکتہ باہتمام جی ذمبو

تمام صفحہ ۱۔ سب کو چاہیے کہ اپنے گناہون کے
واسطے خداوند یسوع مسیح کے کفارہ پر ایمان لاوین

نظارہ محمدی

بر کفارہ مسیحی

پادری صاحب نے اپنے مثبوت کفارہ مین آیت ۱ و ۲
باب ۳ پیدایش اور آیت ۸ ۳ - ۵ باب ۴ اور
آیت ۱ و ۱۲ و ۱۳ باب ۱۲ خروج اور آیت ۱۹
سے ۲۲ تک باب ۹ عبرانیون اور آیت ۲۴ باب
۱۴ مرقس اور آیت ۶ سے ۹ تک باب ۵ رومیون
و آیت ۹ باب ۵ مکاشفات پیش کیا ہے اور
علی ہذا القیاس کتاب الصلوٰۃ وحل الاشکال مولفہ
پادری فاندر وغیرہ سے تصنیفات مین بھی لکھتا ہے
پس مین کہتا ہون کہ یہ کفارہ مسیحی و قربانی عیسوی
بوجوہ مسطورہ عقلاً و نقلاً باطل و حلیہ صحت سے عاطل ہے۔

اولاً اولاً نسخہ متن مین کہین اس کفارہ مسیحی کا
صراحتاً ذکر نہین اگر یہ کفارہ نجات ہوتا تو جیسے توحید
وغیرہ کی تعلیم تاکید اکید کئی گئی ویسی ہی اسکی
بھی تعلیم کی جاتی واذلیس فلیس۔

اور پادریصاحب جو حضرت آدم کے چمڑے کے
کرتے اور بنی اسرائیل کے قربانی سے اوس کو
ثابت کرتے ہین تو درحقیقت یہ توریت کی تحریف
فرماتے ہین کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہود جو اصل
عبری عبارت کو پادری صاحب کے اکابر و اصاغر
سے بہتر جانتے اور علم ہونے کے مدعی مین خوب سمجھتے اور کبھی

اس سے انکار نہ کرتے اور متقدمین عیسائی بھی اپنی
عقاید مذہبی مین اسکی تعلیم کو ضروری جانتے اور
عموماً لوگون کو اس کی ہدایت کرتے حالانکہ وہ
لوگ اس کی تعلیم نہ کرتے تھے۔ بلکہ صرف توحید ہی
کی ہدایت فرماتے رہے دیکھو تواریخ کلیسا دیم
میور صاحب وغیرہ باقی مرقس کا ذکر کرنا اور اس
سے بعد حضرت پولوس کے خط مین اسکا مذکور ہونا
تو الگ کیا پوچھنا یہ حضرت توہین سے احکام طاہرہ
کو بھی جائز فرماتے بلکہ تمامی احکام طاہرہ کو لغو
و مہمل ٹھہراتے ہین۔ این کار از تو آید و مردان
چنین کنند۔ اور ان آیات سے جن مین حضرت مسیح
یہ فرماتے ہین کہ مین تمہارے لئے مرا یا تمہارے
واسطے میرا خون بہایا گیا جو اسکا اثبات کرتے ہین
تو درحقیقت یہ بھی اپنی لیاقت ظاہر فرماتے ہین
کیونکہ ان آیات کے صرف یہی معنے ہین کہ مین تمہارے
لئے نبی و رسول ہوکر آیا اور برابر شب و روز تمہاری
ہدایت و راہ نمائی مین مصروف رہا حتی کہ ظالمون
کے ہاتھ مین مبتلا ہوکر انواع شدائد و تکالیف اٹھایا
آخر کو بسبب عقیدے تمہارے مصلوب ہوا نہ کہ
اس کے یہ معنے ہین کہ تم اس عقیدہ فاسدہ کے
معتقد ہوکر جو جی چاہے کیا کرو اور عصیان
و طغیان کرتے پھرو اور رسول کہاؤ و ہوم و نام
مچاؤ کما لا یخفی علی المتفطنین۔

ثانیاً بحالت کفارہ ہونے کے مسیح مین حیثیت ہو
مسیح حسب زعم آپ کے مجموعہ الوہیت و انسانیت کے
سا تھ کفارہ ہوئے یا ایک جز ہوئے اگر مجموعہ ہوئے
تو طرمان الکفارہ علی التفاصیل لازم آیا و ہو باطل
بداہۃً اور اگر فقط انسانیت سے تو اقرار ان ما سلم
الاجتماع و ضریب الاقانیم الثلثۃ بعضہا علی البعض لازم
آیا و ہو بحث او عاکم باطل ایضاً
ثالثاً یہ کفارہ کیونکر ہوسکتا تھا اور بحسب عقاید آپ کے
مسیح مرتبہ الوہیت مطلقہ مین ہین اور گناہ نام ہے معصیان
قادر مطلق کا پس اس تقدیر پر گویا مسیح خود اپنے
گناہون سے کفارہ ہوئے اور انقلاب الشی الی نفسہ
لازم آیا و ہو کما تری۔
رابعاً اس کفارہ کو آپ بابل سے قربانی پر قیاس
کرتے ہین چنانچہ اوس کو لکھکر بطور نتیجہ یہ تحریر فرماتے
ہین کہ عبارت مرقومہ بالا سے معلوم ہوا کہ خدا کو قربانی
پسند آئی) اور حالانکہ وہ قربانی ہیچ بکر یون سے تھی
اور علی ہذا القیاس جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
قربانی کا حکم ہوا اور وہ اپنے عزیز پیارے اکلوتے
بیٹے کے ذبح کرنے پر آمادہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے
ایک مینڈھا ان کی فدیہ مین بھیجدیا اور ان حضرت
نے اسی کو قربانی کیا دیکھو آیت ۱۳ باب ۲۲ پیدائش
پس اسپر اسکو قیاس کرنے جائز جانا بلکہ معاذ اللہ مدار
ایمان سمجھنا بالکل خلاف قیاس مع الفارق
ہے۔ خامساً بحسب زعم آپ کے اگر مدار نجات اسی
کفارہ ہی پر ہے تو پھر احکام عشرہ ظاہریہ و اصطباغ
و عشاء ربانی وغیرہ کی کیا ضرورت ہے جب جناب مسیح
قربانی ہوئے تو سبکی نجات ہوگئی اب جسکا جی چاہے

کرے پہر اللہ کو گرجا کرنا اور گلی کوچہ خصوصاً ولنگٹن
اسکوئر وغیرہ پر وعظ کرنا بے فائدہ ہے۔
۶۔ اگر کفارہ ہی مدار نجات تہا تو جناب مسیح آتے
ہی قربانی ہو جاتے ایک مدت تک لوگون مین یہ
ہل چل مچانا بیچارے یہودیون کو پریشان کرنا
کیا ضرور تہا۔
۷۔ چونکہ یہ کفارہ نظیر قربانی مذکورہ اولد تسمنٹ
ہے اس لئے ضرور تہا کہ یہ اوسی طرح پر لگائے جاتے
جس طرح وہ قربانی ہوا کرتے تہے یعنے جو جانور خدا
کے لئے ذبح کیا جاتا تہا وہ بطور چہنے قربانی کے
چلایا جاتا تہا اور پہر وہ نہ جیتا تہا اس لئے ضرور
تہا کہ حضرت مسیح بہی چلائے جاتے اور پہر نہ زندہ
ہوتے حالانکہ حضرت مسیح چلائے نہ گئے اور پہر زندہ
ہو گئے پس معلوم ہوا کہ یہ قربانی نہ تہی بلکہ ایک خاص
قسم کی سزا تہی جس کو یہودی اپنے سنگین مجرمون
کے ساتہ عمل مین لایا کرتے تہے اور اگر قربانی ہی
تہی تو مثل قربانی بائبل کے مقبول نہ ہوئی اور
ایک عزیز جان ناحق مفت برباد گیا پس ایک شی
غیر مقبول برباد ورد کرکے اپنے نجات سے اسباب
حقوق دور رہنا بیشک ایک بہت بڑے غفلت
مین پڑے رہنا ہے۔
۸۔ جبکہ یہ قربانی از راہ مہربانی تمامی نوع انسانی
کے مغفرت کے لئے تہی تو ضرور تہا کہ جناب مسیح
سکو بطیب خاطر و رضامندی تمام عمل مین لاتے
نہ کہ دوسکو ناپسند و ناخوش رکہتے اور اسوقت جبکہ

فرغ فرہ تے اور ایلی ایلی لما سبقتانی کہہ کر چلانے
لگتے۔
۹۔ حسب خیال آپ لوگون کے جب جناب مسیح خدا
ہین تو پہر کیا یون سب کے گناہ بخشدینے پر قادر نہ
تہے جو خود منعقد کفارہ ہوے
۱۰۔ جناب مسیح کل اولین و آخرین کے لئے کفارہ ہوے
یا فقط اپنے زمانہ کے لوگون یا معتقدون کے نے اگر
کل کے لئے ہوئے تو کل گناہین ان کے زمانہ مین کیون
نہین کیا قبل از خلق مخلوق۔ و چوری کی اور
پہر اوس کی سزا جبرا ممکن ہے اور اگر بعض کے لئے
ہے تو کفارہ کامل نہ ہوا۔ کفارہ ثانیہ کی نوبت
پہونچی۔ معلم جبرا کما لا یخفی۔
۱۱۔ حضرت مسیح کا کفارہ اولد تسمنٹ سے اوس آیت
کے خلاف ہے کہ ایک کی گناہ دوسرے کی گناہ
نہین اوہا سکتا۔ حزقیل آیت ۲۰ باب ۱۸۔
۱۲۔ اولد تسمنٹ سے ایک مقام پر لکہا ہے کہ ایک
گناہ کے مکافات سات پشتون تک ہوا کرتی ہے
پس چونکہ یہ عہد و تہدیدی ہے اس لئے جناب مسیح
اس کے مافوق کے لئے کفارہ نہین ہو سکتے۔
۱۲۔ آپ لوگ فرماتے ہین کہ محبت اس مین نہین
کہ خدا نے ہمسے محبت رکہی بلکہ اس مین ہے کہ اوسنے
ہمسے محبت رکہے اور اپنا بیٹا بہیجا کہ ہمارے گناہون
کے لئے کفارہ ہوے۔ آپ کا خصم کہہ سکتا ہے کہ آپ
خدا بڑا بے رحم ہے کہ آپ ایسے لوگون کے لئے اپنے
عزیز پیارے اکلوتے بیٹے کو ذلیل و رسوا کرکے

۱۳۔ اور تین۔ اور رنگ صلیب پر لٹکا رہے ہیں
اور یا اور جو وہ ذالک تین۔ اور رنگ اور زنخ
ہیں جس کہا استغفر اللہ تعالیٰ اللہ عما یصفون کبرت
کلمۃ تخرج من افواہم ان یقولون الا کذبا۔
۱۴۔ احبار آیت ۵ باب ۵ : ۶ باب ۱۲ سے ظاہر ہے
کہ یہ قربانی بے عیب چاہیے اور آیت ۱۲ باب ۵ ۲
ایوب سے ثابت ہے کہ جو عورت سے پیدا ہوا وہ بے
عیب نہیں اور آپ کا کفارہ عورت سے ہی پیدا
ہوا تھا دیکھو آیت ۴ باب ۴ غلاطیان۔
۱۵۔ اولہ سمنت سے ثابت ہے کہ تقصیر کی قربانی
و نذر کی قربانی و سوختنی قربانی و خطا کی قربانی
الی غیر ذلک بہت سے قربانیاں ہوا کرتی تھیں
اور سب کے احکام و طریقہ کھانے پینے کے طور بھی جدا
جدا پر مقرر تھے پس یہ آپ کی قربانی کس قسم کی
قربانی تھی اور اگر کہیے کہ ہم لوگ اس کے کھانے
وغیرہ استعمال کو کچھ ضرور نہیں جانتے فقط مطلق
اس قربانی کو حق سمجھتے ہیں تو آپ کا خصم کہیگا کہ
اصل کو تو آپ توریت سے ثابت کرتے ہیں اور
اس کے عوارضات سے انکار کرتے ہیں تو میں بعض
و تمغردن بعض کے یہی معنے ہیں اور اگر کہیے کہ عشار
زمانے میں ہم لوگ وہی کھانے پیتے ہیں تو آپکا
خصم یہ کہیگا کہ مثل کو آپ اصل سمجھے اور مجاز کو حقیقت
جانتے اور خاص کو عام تصور کرتے ہیں اور یہ
سب باطل و لغو ہے۔
۱۶۔ اگر کفارہ متی حق و واقعی تھا تو ان سے عیب کے

وقت جیسا کہ انجیلوں میں لکھا ہے انہیرا نہ ہو جانا
اور زلزلہ نہ آنا اور مرے ہوئے قبروں سے نہ نکل پڑنے
الی غیر ذلک جو نشانیاں غضب خدا کے ہونے کی
۱۷۔ اگر کفارہ مسیحی حق ہوتا تو یہ وہاں علیحدہ
علامہ نہ ہوتے اور علی ہذا القیاس جو واقعہ صلیبی
بھی وہ وہ منسوب نہ ہوتے بلکہ مقام مدح و وصف
میں ذکر کیا جاتا ولیس کذلک۔
۱۸۔ بموجب عقیدے آپ لوگوں کے جناب مسیح قیامت
کے روز سب کی عدالت کرینگے پس اگر خود ہی گنہگار
ہوئے تو یہ عدالت کیسی۔
۱۹۔ اگر یہ کفارہ مسیحی واقع و مقبول تھا اور سب کے
گناہوں کے مغفرت کے لئے کافی تھا تو جناب مسیح کے
اپنے حواریوں کو یہ فرمانا کیا معنے کہ جس کے تم گناہ
بخشو اوسکے بخشے جاوینگے اور جس کے تم نہ بخشو
اوس کے نہ بخشے جاوینگے۔ یوحنا باب ۲۰ آیت ۲۳
۲۰۔ کفارہ مسیحی جیسے عقلاً و نقلاً باطل ہے ویسے انتظام
عالم کی راہ سے بھی ممتنع ہے یعنے اگر کفارہ مسیحی کی
خبر عام لوگوں کو پہونچی تو پھر کوئی عاقبت کا خوف
نہ کرے اور زنا و چوری و رشوت و ظلم وغیرہ سے
نہ باز رہے اور اسی پر بھروسا کرکے جو جی چاہے
کیا کرے کما لا یخفی۔
۲۱۔ آپ لوگوں کے نزدیک گناہ دو قسم پر ہے
ایک خلقی و اصلی جسکا ذکر باب ۵ آیت ۱۲ رومیوں
میں یوں کیا گیا ہے کہ ایک آدمی (آدم) سے وسیلہ
سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب موت آئی

اور ایک خلق عظیم پس اگر کفارہ مسیحی گناہ کا ذریعہ
سے زوال کے بنے ہے تو باوجود کفارہ کے بھی لوگ
گنہگار رہینگے اور اگر اسی سے زایل کرنے سے
بنے ہے تو یہ محال اور تعلق محال بالمحال ہے کما لایخفی
۲۲۔ اگر کفارہ مسیح سے رضا و خوشی
خدا و حضرت مسیح سے کیا منظور
تھا تو اس آیت ۱۵ باب ۲ تسلنیکون سے کیا منظور
کہ جنہون نے خداوند یسوع اور اپنے نبیون کو مار ڈالا
اور انہین خارج کر دیا۔ اور وے خدا کو خوش
نہین آتے اور سارے آدمیون کے مخالف ہین۔
۲۳۔ اگر جناب مسیح کفارہ ہی کے لئے دنیا مین آئے
تھے تو علانیہ لوگون سے عموماً اپنی وعظ وغیرہ مین
کیون نہ اوسکو کہدے اور یہ کیون فرمائے کہ
مین قربانی سے رحم کو زیادہ چاہتا ہون مین نیکون
کو نہین بلکہ گناہگارون کو یہ کرانے کے لئے ملانے
آیا ہون متی باب ۹ آیت ۱۳۔ اور مین ملاپ کرانے
نہین آیا ہون بلکہ تلوار چلوانے آیا ہون یعنے باب
۱۰ آیت ۳۴۔
۲۴۔ حسب بیان آپکے گناہ حضرت آدم سے وقت
سے چلا آیا ہے اور ان سب کی نجات کفارہ مسیحی
مین موقوف ہے۔ تو مطابق اس کے چاہیے کہ
اس کے قبل کسی کے کوئی گناہ کسی نبی کی دعا سے
بھی معاف نہ ہو حالانکہ یہ باطل ہے کما لایخفی۔
۲۵۔ بعض گناہ ایسے ہین کہ جن کے سبب سے انسان
مدت ہائے دراز تک دوزخ مین رہیگا اور حضرت
مسیح فقط تین ہی روز جہنم مین رہے تو پھر بھلا ان
گناہون سے گناہین کیونکر معاف ہوئین۔ اور نیز
مسیح کے کئے کیونکر کفارہ ہوئے۔
۲۶۔ پیل وغیرہ عیسائی محققون اور فرقہ باسیلیدس
مسیح کی مصلوبیت یعنے کفارہ سے انکار کیا ہے اور
رسالہ ارشاد الناس الی قول برنابا س مین
اسکا بطلان بمالا فرید علیہ مذکور ہے من شاء
فلیرجع الیہ۔
۲۷۔ انجیل متی کے باب ۱۲ کے آیت ۳۱ مین لکھا
ہے کہ جو کوئی ابن آدم کی بدگوئی کرتا ہے یہ اوس
سے معاف کیا جاویگا پر جو کوئی روح القدس
کی بدگوئی کرے یہ اوس سے معاف نہ کیا جاویگا
نہ اس جہان مین اور نہ اوس جہان مین پس بموجب
اس آیت کے کفارہ مسیحی سے کیا کام نکلا۔ فقط۔

بقیہ جواب نور افشان نمبر ۹ ۳ جلد ۱۲ مطبوعہ
۲۵ ستمبر سنہ ۱۸۸۴ء

دوم یوحنا ۲۰ باب ۲۰ و ۲۱ مین مسیح نے حواریون
کو روح القدس عنایت کر دیا تھا پھر حواری
کا انتظار کرنا واسطے روح القدس کے ہونہین
سکتا۔
سوم۔ ا یوحنا باب ۲ نمبر ۱ مین حواری نے مسیح
کو پارا کلیت کہا ہے اور اگر صرف روحانی شی
مراد ہوتی تو مسیح پر کس طرح پارا کلیت کا استعمال
صحیح ہوتا۔
چہارم۔ لفظ پارا کلیت مشتق ہوا ہے پارا سے
اور صیغہ اسم فاعل و اسم مفعول کے معنے مین استعمال

آیا ہے اور معنی اوس کے ذوگینے ہوں گریٹ کونسل
پیپٹ کمفرٹ انٹرسیسر اور ہاوی کے ہین
اور یکوسٹ کی معنی بخشنے والے کنسولیشن مین بمعنی
ہوپ استعمال کیا ہے اور ایونجلیکل باب ۴ نمبر ۱۴
پیشین مین یہ کہا ہے کہ ہوں گوسپل سے مراد جو پیغمبر
ہے پھر کیا سبب ہے کہ روح انسانی چھوڑکر روح القدس
فرشتہ الہام سے مراد لیا جاوے۔
پنجم اعمال باب ۱۴ نمبر ۳ و باب ۸ نمبر ۱۰ و باب ۱۰
نمبر ۲۶ و باب ۱۹ نمبر ۵ و باب ۱۱ نمبر ۱۵ و باب ۱۵
نمبر ۴۴ و ۹ و باب ۱۵ مین ہا۔ ہا روح القدس
حواریون پر نازل ہوے تو کیونکر یہ کہا جا سکتا
ہے کہ سب وہی پارا کلیت موعودہ ہے و نہ وجہ
ترجیح و تخصیص ایک کو دوسرے پر ہو سکتی ہے
ششم۔ ہم لفظونکو خیال کرتے ہین کہ جو مسیح نے کہا
ہے آیا اوسکا نتیجہ فی الحقیقت روح القدس جیسا
عیسائی کہتے ہین وہی ہے یا نہین۔
قولہ اور وہ تمہین دوسرا پارا کلیت بخشیگا۔
دوسرے کے واسطے ضرور ہے کہ پہلا پارا کلیت خدا
نے حواریون کو بخشا ہو پس وہ پہلا پارا کلیت
کون ہے وہ مسیح ہے۔
قولہ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگا۔ حواری مر گئے
تب مراد کل عیسائی ہون گے پس چاہیے کہ کل
عیسائی امور غیب کی خبر بتلا دین اور مثل حواریون
کے معجزہ دکھلا دیوین متی باب ۱۰ نمبر ۸ ۔
اگر کوئی تمہین کہے کہ مسیح یہان ہے تو یقین مت لاؤ

اب تم کا لفظ جو مسیح حاضر کے ساتھ ہے مستثنی ہوا اور
یہان اشارہ آخری زمانہ پر ہے کہ حواری زندہ
رہے ویسا ہی وہ ان پر تم سے مراد حواری ہین
قولہ اگر مین نہ جاؤن تو وہ پارا کلیت تم پاس
نہ آئیگا۔
یہان پر شرط مشروط ہے کیا سبب ہے کہ ایسی شرط
سے مشروط کر دیا مسیح کے وقت مین روح القدس
موجود تھا تو معلوم ہوا کہ روح القدس کے سوا
دوسرے شخص کا وعدہ ہوا تھا اور ایک پیغمبر کا
جانا اور دوسرے کا آنے کی بشارت دینا اس طرح
پر کہ جب ہم جاوین گے تب وہ آویگا جیسا کہ اگر
یہی الفاظ موسی کہتے تو کیا روحانی شئی کوئی
سمجھتا ہرگز نہین بلکہ ان کے پیچھے جو پیغمبر آنیوالا
ہوتا وہی مراد ہوتا اور صموئیل و اشعیاہ و
زبور و یوئیل و حزقی ایل مین روح القدس
کا انبیا پر نازل ہونا الہامی قوت مراد ہے اور
نشان ہر ایک کا کنکارڈنس مین موجود ہے۔
قولہ دنیا کو سزا دیگی۔ ظاہر ہے کہ حواری خود
یہودیون سے مظلوم رہے اور سزا نہ دے سکے۔
قولہ جو کچھ سنیگی سو کہیگی۔ وما ینطق عن الہوی
الا وحی یوحی۔ اب چاہیے کہ روح القدس کو
گمان بھی ہو کہ خدا سے سنکر عیسائیون کو بتلا دیوے
قولہ آیندہ کی خبر دیگا۔ اگر حواری کو غیب کی
خبر ہوتی تب قرعہ کیون ڈالتے اعمال باب ۱
نمبر ۲۶۔ گلاتیون ۲ باب ۱۳ بر بنا بھی ذکی

امر من آگیا۔ (کرنتھیون باب ۱۰ نمبر ۲۳ و ۲۴ و ۲۵
غلاطیہ باب ۱۲ نمبر ۱۱۔ وہ ملامت کے لایق تھا۔
اعمال باب ۱۵ نمبر ۱۔ ۲ (کرنتھیون باب ۱۱
نمبر ۸ و ۹۔ باب ۱۴ نمبر ۲۸ یعقوب باب ۳ نمبر
سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت و ہر کام حوا
نے روحانی قوت سے نہ کیا بلکہ بعض کام ہم انسان
کی طرح اپنی عقل سے کیا تو معلوم ہوا کہ ہر وقت
روح القدس نہ رہتے تھے اور مسیح نے کہا تھا ہمیشہ
تمہاری ساتھ رہیگی اور آیندہ کی خبر دیگی اور
وہ اپنی نہ کہیگی ہنری مارٹن نے لایف آف
کرایسٹ اللہ اپاسٹل کے صفحہ ۳۰۶ مین روح القدس
منزل بروز پنتیکوست کو قوت الہامی کہا ہے
رسالہ تعلیم الایمان صفحہ ۴۲ مین ہے کہ علما کو در باب
روح القدس کے اختلاف ہے پھر یہ کیسی غیب دانی
ان کو ملی تھی کہ غلطی نہی کر جاتے تھے۔
ہفتم اڈوکیٹ اور پراوڈنٹ کا ایک ہی کام ہے
روح القدس تو قوت الہامی ہے۔ سر ولیم میور
نے شہادت قرآنی مین اس مقام پر صاف بات
ایک طرف نہین لکھا ہے بلکہ گول بات لکھدیا ہے
جس سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ وہ شخص خود شک و
شبہ مین تھا۔
ہشتم سر ولیم میور کتاب مذکور مین یہ بھی کہتے
ہین کہ قرآن کا دونون قالی پورا بائبل کا ایسا
ہے اور سب باتین اوسکی ہین اور عیسائی
قوت محمدؐ کی کرتی تھی اور اعانت مین شریک

ہوتے تھے اور قرآن ایک ثالث و پنچ کی طرح
تھا برائے رفع تنازع میان یہود و عیسوی
کے جو کچھ اختلاف فرقہ عیسائی مین پڑگیا تھا
مثل بت پرستی قبر پرستی و اطاعت پوپ کی
ان سب کو بیخ قلم مٹا دیا اور جان ویوین
پورٹ گاڈفری اور وارڈ گبن اور دیگر
اسپرنگر مستشرقین بھی اسی طرح پر بہت
دیتے ہین پھر کیا سبب ہے کہ تمام اکثریت سے محمد
مراد نہین ہین عیسائیون مین بہت فرقہ ہین
کہ ایک دوسرے کو رد کرتا ہے اسکا کامل سبب
یہی ہے کہ مطلب سمجھنے مین انجیل مقدس کے غلطی
کرتے ہین ورنہ اس کثرت سے اختلاف نہ ہوتا
بخلاف مسلمانون کے کہ چھوٹی چھوٹی باتون
مین جو تاریخی و تقلیدی سے تعلق رکھتے ہین اختلاف
ہے اور مسائل اعتقادیہ مین سب متفق اگر ہے
ہین اسکا سبب یہی ہے کہ بائبل کا مطلب سمجھنے مین
آنحضرتؐ کو غلطی نہ پڑی چنانچہ فرقہ یونائیرین
امریکہ و فرانس و جرمن و انگلنڈ مین نہایت
صفائی قلب سے اسکی تصدیق کرتے ہین قرآن مین
مسیح کا بڑی تعظیم سے ذکر ہے ہان الوہیت کے درجہ
مین نہ کہا اور منکر الوہیت خود عیسائی بھی ہوے
ہین اور آج بھی موجود ہین اور بائبل ہی الوہیت
مسیح سے انکار کرتے ہے اور حواریون مین خود

سلہ مین کہتا ہون کہ عیسائیون کو باعث عداوت آنحضرتؐ
زیادہ تر یہی ہوا کہ آپ انکو بدعقیدگی و کاذبی ملامت کی۔ ۱۲

اختلاف ہوا کرتا تھا پھر کیونکر کہہ سکیگا کہ ہیگل ہیگل
مطلب انجیل کا سمجھ گئے ہے اور ہر کام پر روح اللہ کا
ہونا کرتا ہے اعمال ۱۵ باب اختتام کرنا گلاتیون
باب ۲ نمبر ۱۱ - ۱۴ حواریون کی اور آنحضرت
کی بحث کو وزن کرنے سے بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے
کہ پارکلیٹ حقیقت مین کون مراد ہے۔

نمبر ۱۰ لوقا باب ۱۴ نمبر ۹ متی باب ۳ نمبر ۱۱
باب ۱۴ نمبر ۳۱ اعمال باب ۱ نمبر ۴ مین مسیح نے
وعدہ کیا کہ جب تک اوپر سے قوت نہ پاؤ جروشلم
سے باہر نجا نا اور یوحنا ۱۵ باب ۲۶ مین کہا وہ
روح حق جو باپ سے نکلتی ہے اور ایوحنا باب ۴ نمبر
۲ مین ہے کہ جو روح خدا سے نکلتی ہے اوس سے
پیغمبر مراد ہے پھر اوپر سے قوت پانا اور باپ
سے روح کا نکلنا ایک ہی بات کیونکر ہوگی بلکہ
دو بات ہوے لہذا دونون وعدہ الگ الگ
اپنے وقت پر پورے ہوے یعنے حواریون کو
قوت الہامی کی ملنے کا وعدہ اور پارکلیٹ
سے پیغمبر الہامی کا آنا مین ان سب سوالات
کی جوابات تسلی بخش چاہتا ہون نہ کہ وہی پرانی
بات کہ سب ہم حق و عیسائیون کا بیان اوپر ذکر
کر چکے ہین پھر دوبارہ اوسیکو شکر کیا فائدہ
انہا دین گے فقط یہان تک سید صاحب ممدوح
کا بیان تمام ہوا اب مین اس مضمون کو ایک سند
شہادت قرآنی کا بیان کرکے ختم کرتا ہون اگرچہ
سید صاحب مدظلہ نے امر ہشتم مین اس کتاب کا حوالہ
دیا ہے لیکن مین اس عبارت کتاب مذکورہ کو نقل
کرکے کچھ اور کہنا چاہتا ہون شہادت قرآنی خواہ
سرسید و دیگر صاحب نفست گوہر ص ۳ - این
آیات و - ہر حال نبوت محمد صاحب صادر شدہ
اند و در تمام زمانہ ثبت و سہ سال از اوائل آنحضرت
جہت کتب ربانی یہود و نصاری گواہی صاف
و شہادت صریح می دہند و آیات کثیرہ قرآن چنان
قصص و حوالیات نیز نوشتہ اند کہ در کتب یہود و
نصاری مندرج اند و در مقابلہ مقامات قرآن
و طریقہ این قصص و روایات چنانست کہ در توریت
و انجیل بلکہ بعض جا الفاظ طابق النعل بالنعل موافق
می شوند چنانچہ بیان ہبوط آدم و حوا و قصص
نوح و طوفان و ابراہیم و سارہ و اسحاق و لوط
و تباہی سدوم و عمورہ و تواریخ موسی و یوسف
و ذکریاہ و یوحنای اصطباغی و عیسای مسیح و
پیش خبری ایشان بزبان جبرئیل و اقدان شان
در حمل مریم باکرہ و تولد شدن و درین جملہ امور
بلکہ علاوہ آن بر اکثر مقامات توریت و انجیل
قرآن موئد ست و شہادت می دہد ازین مطابقت
این دلیل ہم برآمدن می تواند کہ قرآن الہام
کدام کدام سخن کتب مقدسہ می کند۔

ص ۷ فصل ۳ قرآن مطابق است ازین جہت این
ہم بہ نظر تکملہ درج کردہ شد۔

ص ۹ ف ۴ بعد ازان آن مردمان[1] یا خود ما ہم

[1] - یعنے یہود ۱۲ -

یکی باد یگری یا از عیسا بیان معنی کتاب خود مختلف
بیان کردن آغاز نہادند۔
ص ۱۸ ف ۱۵ و دیگر اہالیان مکہ را بہ یہودی حوالہ
دادہ اند خواہ او منفصل می ماند خواہ از مدینہ یا
از مقامی دیگر آمدہ بود بہر صورت اہالیان مکہ را
از دشنا سائی بود او قرآن را بہ مطابقت کتاب
مقدس خود گواہی داد و بہمین سبب بر آن یقین
آورد ص ۱۰۹ ف ۵ سطر ۱۔ واذ قال عیسی ابن
مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما
بین یدی من التوراۃ و مبشرا برسول یاتی من
بعد اسمہ احمد۔ ترجمہ چون عیسی ابن مریم گفت
ای بنی اسرائیل من بالتحقیق فرستادہ اللہ آمدہ ام
جانب شما تصدیق کنان آن توریت را کہ پیش از
من ست و مژدہ گویان از رسولی کہ خواہد آمد
بعد من نامش احمد ست۔
ایضا سطر ۱۴۔ اشارہ این آیت جانب آن وعدہ
معلوم می شود کہ عیسی فارقلیط یعنے روح القدس
متسلی را نمودہ بود و چنانچہ درین جا محمد صاحب او را
یک پیشین گوئی خود قایم می کنند کسیکہ جانب اصل
آیت انجیل رجوع کند بے تامل خواہد دریافت
کہ در حقیقت سخنان عیسی بکدام طرف اشارہ می کنند
و کیجو سر ولیم میور صاحب جو عیسائی ہین قرآن
کو طابق النعل بالنعل بائبل کے موافق تسلیم کرتی
ہین اور یہ بھی کہتے ہین کہ تفہیم معانی بیبل مین
یہود و عیسائی غلطی کرتے ہین اور سورہ صف

آیت کو نقل کرکے مطابق اوس آیت انجیل
جسمین فارقلیط کا ذکر ہے اور اوپر لکھی گئی
کہتی ہین اور حکم دیتے ہین کہ انجیل کی طرف رجوع
لانے سے صاف معلوم ہوجائیگا کہ یہ فارقلیط روح
القدس متسلی جسکے زعم عیسائیون کے ہے یا پیغمبر
اسلام کی بشارت ہے سو مین پادری صاحب کی
منت کرتا ہون کہ ولیم میور صاحب بہت حق اور
نہایت ایماندار یکا فتوی لگاتے ہین پس آو قرآن
کو بائبل سے طرح حق سمجھ کر اوس پیشین گوئی مسیح کی
عبارت کو اور قرینہ زمان و مکان متعلق و متبوع
رعایت سے غور کرو مگر اس کے تفہیم مطالب مین
تقلید آبائی نہ ہووے کیونکہ ولیم میور صاحب غلطی
فہم عیسائیون کو بھی پیشتر بیان کرچکے ہین جب ایسی
چشم حق بین سے پادریصاحب اور ہماری دیگر
عیسائی بھائی قرآن کو بائبل سے مطابق حق سمجھ کر
اس موعود کو تلاش کرینگے اور اگر تقلید آبائی
اور رعب دنیوی اور لوگون کی طعن و تشنیع کا
خیال نہ ہوگا تو لاریب بے ساختہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ پکار اٹھینگے۔

شہادت قرآنی کی عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا
کہ بعض کم فہم علماء عیسائی جو قرآن کو مخالف
بائبل کہا کرتے ہین اور قصہ یوسف و سلیمان
و صحف ابراہیم وغیرہ پر جو قرآن مین مذکور ہین
اعتراض کیا کرتے ہین وہ سراسر غلط اور بے بنیاد
اور تعصب کا خیال ہے الٰہی بتصدق احمد و محمد عربی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہادی سبل خیسلان کہ
عقل حق پرست و فہم ہدایت نما عطا فرمائین
المؤلف

سمت حیران مون یا سید عالی سبی
کوئی مولیٰ ہی نہین
دی مجھا ساقی کوثر سے میری تشنہ لبی
لب پہ ہے جان حزین
بیکسی اب تو نہایت ہی شناسی ہے مجھے
کس سے فریاد کروان
مخلصی کی کوئی تدبیر نہ بن آئی کبھی
لاکھ تجویز ہوئین
کعبہ و عرش سے افضل ہین مراتب تیرے
کہتے ہین صوفی و عالم
ہے وضو ذکر تمہارا ہے بری بے ادبی
مجھ کو ہے خوب یقین
واپسی شب معراج مین ہلتی پالی
وہ جو زنجیر ہلی در کی
گرم بستر رہا اللہ رے یہ بوالعجبی
گویا لیٹے ہی نہین
پانچ القاب تری شان مین شایان پانچ
بندہ زار عطا نے
یثربی ابطحی مکی مدنی و عربی
ای شہ عرش نشین
راقم وہی غریب نانگل ضلع بجنور کا۔

ترجمہ بعض مقام رسایل عقائد نامہ فرقہ یونیٹیرین

یونی یونیرین مقیدہ رکھتے ہین کہ خدا ایک ہے اور
یہ بایبل نامہ علم کا ہے اور وہ خدا کو فی حصہ
تثلیث کا فی خداوندی مین نہین رکھتا ہے مرقس
باب ۱۲ نمبر ۲۹ یہ دیا اس نے اوس کی جواب مین کہا کہ
سب حکمون مین بڑا یہ ہے کہ اے اسرائیل سن وہ
اللہ جو ہمارا خدا ہے ایک ہی اللہ ہے۔ یہ آیت
استثنا باب ۶ نمبر ۴ دیکھی ہے یوحنا باب ۱۷
نمبر ۳ اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وے تجھ کو
خدا ایک برحق اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے
جانین۔ اگر نہی باب ۸ نمبر ۵ سو ان چیزون
کی حق مین جو بتون کو نذر کی جاتی ہین ہم جانتے
ہین کہ بت دنیا مین کوئی چیز نہین اور کوئی خدا
نہین مگر ایک (۵) اگرچہ آسمان اور زمین مین
کہتے ہین جو خدا کہلاتی ہین چنانچہ بہت خدا اور
بہت سے خداوند ہین۔ ۶ پر ہمارا ایک خدا ہے
جو باپ ہے جس سے ساری چیزین ہوئین اور جس کے
لئے ہم موجود ہین افسی باب ۴ نمبر ۶ اور ایک
خدا جو سبھون کا باپ اور سبھون کے اوپر اور
سبھون کے درمیان اور تم سبھون مین ہے
اتمتھی باب ۲ نمبر ۱۰ خدا ایک ہے اور خدا اور
آدمی کے درمیان ایک آدمی یعنے مسیح یسوع میانجی
(۲) ایک خدا آسمانی باپ جسنے سب چیز بنایا اور
موجود
قایم کیا اپنی پاک قوت سے اچھی طرح پر ہتی باب
۶ نمبر ۹ تم اس طرح سے دعا مانگو ای ہمارے باپ جو

ہین پہنچے ہیں ۱۰ مکرم ہو تو یوحنا باب ۴ نمبر ۲۳
پر وقت آتا ہے اور اب ہے کہ سچے سجدہ کرنیوالے
روح و راستی سے باپ کو سجدہ کرین گے کیونکہ باپ
ایسے سجدہ کرنیوالون کو چاہتا ہے انسی باب ۳ نمبر
۱۴ ہمارا خداوند یسوع مسیح جسکے نام سے تمام نسل
آسمان و زمین پر نامور ہے مین اوسی کے باپ کے
آگے گھٹنی ٹیکتا ہون۔ ان صفتون مین دعا مانگنا
سجدہ کرنا بجز ایک خدا کے دوسرے کے لیے تعلیم نکیا
گیا نہ مسیح کے لیے و نہ مریم کے لیے۔

(۳) وہ ہمیشہ حاضر ہے اور سب کچھ حاضر و موجود
کیا اپنی توانائی بلا شرکت سے اعمال باب ۱۷ نمبر ۲۸
کیونکہ ہم اوسی سے جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود
ہین چنانچہ تمہارے ہی بعضون شاعرون نے کہا ہے
کہ ہم تو اوسکی نسل ہین ۲۹ پس جبکہ ہم خدا کی نسل
ہین تو سونے یا روپے یا پتھر کی کسی چیز کے مانند
جو آدمی کی ہنرمندی اور تدبیر سے تراشی گئی ہین
خدا کو گمان کرنا ہمکو مناسب نہین عیسائی تثلیث
پرست خدا کا تین حصہ قرار دیکر تین نمبر پر خدمت
کرتے ہین یعنے باپ بیٹا روح القدس مگر تمام بیبل
مین باپ کا لفظ خدا پر استعمال ہوا ہے نہ مسیح پر
و نہ روح القدس پر اور خدا جو باپ سب مخلوق
کا ہے اس لئے کہ اپنی قدرت خدائی سے سب شی
کو جسنے پیدا کیا اور سب کا رازق و بیگانہ مشکل کشا
و سب پر مہربان ہے دنیا مین آدمی و حیوان سب مین
ایک ہی باپ ہوتا ہے نکہ دو باپ اور اگر مسیح بھی باپ قرار

پاتے تو بیٹا کا دو باپ ہونا مگر ایسا نہ ہوا
حواریون کی زندہ دگویا و ناطق تعلیم سے
باپ خدا ہے اسلیے خدا کو باپ کہا کہ یہ صفت
کے لائق نہ ہونے سے کبھی کوئی عیسائی
والا توحید پرستی مین خلل انداز نہ ہو
یہ سب کوشش رائیگان ہوگئی کہ تثلیث
کلیسیا مین داخل کر دیگئی۔

(۴) خدا کی کوئی صفت ہونا چاہئے تاکہ ہم پہچان لین
وہ ایکہی خدا ہے یا کہ اوسکی گورنمنٹ مین کوئی اسیسر
بھی اسکا ہے۔ لوک باب ۱۱ نمبر ۱۱ اور اگر بیٹا تم مین سے کسی
جو باپ ہو روٹی مانگے کیا وہ اسے پتھر دیگا ۱۲ یا
جبکہ تم بری ہو کے اچھے چیزین اپنی فرزندون کو دینی
جانتے ہو کیا باپ جو آسمان پر ہے اپنی مانگنے والونکو
روح قدس نہ دیگا۔ استثنا باب ۸ نمبر ۵ تو اپنی دل مین سوچ
کہ جس طرح آدمی اپنی بیٹے کو تنبیہ کرتا ہے خداوند تیرا
خدا تجھ کو تنبیہ کرتا ہے لوک باب ۱۵ نمبر ۲۰ - ۲۲
تک تمثیل دیگئی ہے باپ بیٹے کی خدا و انسان پر
یوحنا باب ۴ نمبر ۱۱۔ اور کیا تجھے لازم نہ تھا کہ مین
اتنی بڑی شہر نینوہ پر جس مین ایک لاکھ بیس ہزار
آدمیون سے زیادہ ہین جو اپنے دہنے بائین ہاتھ کی تمیز
امتیاز نہین کر سکتے اور مواشی بھی بہت ہین شفقت
نہ کرون اگر مسیح مین باپ بننے کی قدرت ہوتی تو
وہ خدا کو اپنا باپ نہ کہتے اور کبھی مسیح نے نہ کہا کہ مین
بھی تم سب کا باپ ہونگا اور مسیح مناجات و دعا و نماز مین
ہمیشہ مسلمونکی طرح اپنے باپ بننے اپنے ایک خدا قادر رحیم

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔